جناب بریدا حمد نعمانی*

2025ء تک اسرائیل کا ممکنہ سکوت؟

امریکی حکام کی پیش گوئی

قبلہ اول مسلسل یہودی ہتھکنڈوں کی زد میں ہے۔ مبارک سرزمین پر صہیونی جارحیت کا تسلسل اب بھی نہ صرف برقرار بلکہ روز بہ روز پھیلتا جارہا ہے۔ اس حوالے سے گزشتہ ماہ اسرائیل نے بیرصباح کے علاقے میں، خلافت عثمانیہ کے زمانے میں تعمیر شدہ ایک مسجد میں شراب میلے کے انعقاد کا اعلان کیا تھا۔ ان سطور کے لکھے جانے تک جو خبر سامنے آئی، اس کے مطابق یہ میلہ شدید اعتراضات کے باعث مسجد کے صحن کی بجائے قریب واقع ایک پارک میں منعقد کیا گیا۔ تاہم یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ منعقدہ میلے کے دوران رقص وسرود اور مے نوشی میں مصروف بعض یہودی نوجوانوں نے مسجد میں داخل ہوکر، خانہ خداوندی کا تقدس پامال کیا ہے۔ یاد رہے کہ 5، 6 ستمبر کو منعقد ہونے والے چھٹے سالانہ شراب میلے میں اسرائیل اور بیرون ملک سے 30 شراب بنانے والی بیرونی کمپنیوں نے شرکت کی۔ جب کہ میلے میں محفل موسیقی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ برس جون میں اسرائیلی سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ سامنے آیا تھا۔ جس کے تحت مسلمانوں کی مساجد میں شراب میلہ اور اس کے جلو میں منعقد ہونے والی دیگر محفلیں خلاف قانون قرار دی گئی تھیں۔

مذکورہ مسجد 1906ء میں عثمانی دور خلافت میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ مسجد 1948ء تک نماز کے لیے کھلی رہی، اس کے بعد اسے جیل اور بعد ازاں 1952ء تک عدالت بنا دیا گیا۔ جب کہ 1953 سے 1991ء تک ''نقب میوزیم'' کے طور پر یہ مسجد استعمال ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے بند چلی آرہی ہے۔ اسرائیل میں عرب اقلیتوں کے سینٹر ''العدالہ'' نے 2002ء میں ایک پٹیشن دائر کی تھی، جس میں ذکر کردہ مسجد کو نماز کے لیے دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

دوسری طرف مغربی کنارے میں یہودی آبادکاری کے خلاف سرگرم ایک فلسطینی تنظیم نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمان) میں مسجد اقصیٰ کو نقصان پہنچانے کے پیش کیے گئے بلوں پر بحث شروع ہوچکی ہے، جس

* آر۔۲۸۰ سیکٹر 14/B شادمان کالونی نارتھ ناظم آباد کراچی

سے قبلہ اول کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔''قومی دفتر برائے تحفظ سرزمین ومخالفت یہودی آبادکاری'' کا کہنا ہے کہ اسرائیلی مجلس قانون ساز میں مسجد اقصیٰ کو یہودیوں اور مسلمانوں میں تقسیم کرنے، اسی طرح مسجد اقصیٰ اور مسجد گنبد خضری کے علاوہ حرم قدسی کے بقیہ حصے کو یہودیوں کے لیے کھولنے کے 2 الگ الگ بلوں پر بحث کا مقصد، مسجد اقصیٰ پر مکمل تسلط جمانا ہے۔انتہاپسند یہودی رکن پارلیمان آرے الڈاڈ کی جانب سے پیش کیے گئے مسودہ قانون میں تجویز دی گئی ہے کہ مخصوص یہودی تہواروں کے موقع پر مسجد اقصیٰ کو مسلمانوں کے لیے بند کرکے صرف یہودیوں کے لیے کھولنے کی اجازت دی جائے۔ آرے الڈاڈ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ھیکل سلیمانی کی تعمیر کے لیے مسجد اقصیٰ کو اس جگہ سے ہٹانا ہوگا۔ادھر دائیں بازو کے اسرائیلی رکن پارلیمان زییف الکین کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مسجد اقصیٰ کو'' زمانے کے اعتبار'' سے یہودیوں اور مسلمانوں میں تقسیم کردیا جائے۔مختلف اوقات اور دنوں کو مسلمانوں اور یہودیوں کے لیے مخصوص کرنے کی اس تجویز پر بھی بحث شروع ہوچکی ہے۔فلسطینی ذرائع ابلاغ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی اراکین پارلیمان مسجد اقصیٰ کو بھی مسجد ابراہیمی کی طرح مسلمانوں اور یہودیوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

آسمانی تعلیمات کو جھٹلا کر یہودیوں نے اپنے پر خدا کی جو پھٹکار مسلط کی ہے، وہ پاتال میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑ رہی۔اگر چہ بیت المقدس پر قبضہ جمانے کے لیے یہودی ریشہ دوانیاں عروج پر ہیں، مگر یہ بھی کھلی حقیقت ہے کہ خود امریکی حکام اسرائیلی ریاست کے سقوط کی پیش گوئی کررہے ہیں۔چناں چہ امریکی انٹیلی جنس حکام کی جانب سے جاری ایک نئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر سے جمع کرکے فلسطین میں آباد کیے گئے یہودیوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ اسرائیل 2025ء تک دنیا کے نقشے سے مٹ جائے گا، جسکے باعث ان کا مستقبل تاریک ہوتا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی خدشے کے تحت فلسطین میں بسائے گئے یہودی اپنی اصل ممالک کی جانب واپس لوٹ رہے ہیں۔

امریکی انٹیلی جنس اداروں کی تیار کردہ رپورٹ کے مطابق اسرائیل سے واپس جانے والے یہودیوں کی سب سے بڑی تعداد افریقی ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔جہاں سے گزشتہ چند برسوں کے دوران 5 لاکھ یہودیوں کو لا کر آباد کیا گیا تھا۔اس کے علاوہ ایک ملین یہودیوں کا تعلق وسطی ایشیائی ریاستوں سے ہے۔یہ تمام یہودی اپنے اپنے ممالک کے بارے میں جانے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔اگلے 10 سال کے دوران یہ یہودی واپس چلے جائیں گے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل میں یہودی آبادکاروں کے ہاں شرح پیدائش میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔خود اسرائیل میں موجود 5 لاکھ یہودیوں کے پاس امریکا اور یورپی ممالک کے پاسپورٹ موجود ہیں، جو کسی بھی خطرے کی صورت میں امریکا یا یورپ منتقل ہوجائیں گے۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کے پڑوسی ممالک میں عوامی انقلابات کے بعد دینی قوتوں کے

زور پکڑنے کے بعد صہیونیوں کو اپنے مستقبل کے بارے میں طرح طرح کے خدشات لاحق ہیں اور یہودی اپنی اولاد کو دوسرے ممالک کی شہریت دلوانے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہودیوں کو یہ ڈر ہے کہ عرب ممالک بالخصوص مشرق وسطیٰ میں اسلامی قوتوں کے برسر اقتدار آنے کے بعد اسرائیل کے ساتھ کوئی بڑی جنگ ہوسکتی ہے اور یہ جنگ اسرائیل کی تباہی اور اس کے سقوط پر منتج ہوگی۔ کیونکہ 6 عشرے گزر جانے کے باوجود اسرائیل کے عالم اسلام اور عالم عرب کے ساتھ تعلقات نہیں بن سکے ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیل میں بسائے گئے یہودیوں کے ہاں اپنے ملک کے اختتام کے بارے میں خدشات صہیونی لیڈرشپ کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ یہودی آبادکاروں کی ایک بھاری اکثریت اسرائیلی حکومت کو قابل اعتبار اور باصلاحیت نہیں سمجھتی ہے۔

مندرجہ بالا رپورٹ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ نہتے اور بھوکے پیاسے فلسطینی مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں، لازوال جدوجہد اور استقامت رنگ لے آئی ہے۔ قبلہ اول کو پنجہ یہود سے بازیاب کرانا صرف فلسطینی مسلمانوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ پوری دنیا میں جہاں کہیں مسلمان آباد ہیں، سب کے سب اس اجتماعی فریضے کی ادائی میں بقدر وسعت وطاقت شریک ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جیسے ہی یہ خبر سامنے آتی کہ اسرائیل ایک مسجد میں شراب میلہ منعقد کررہا ہے، عالم اسلام بیدار ومتحرک ہوجاتا، مگر افسوس خبروں کے ہجوم میں ایسی کوئی خبر سننے کو نہیں ملی۔ کسی اسلامی ملک اور کسی اسلامی فرماں روا نے اظہار مذمت کی ضرورت تک نہ سمجھی۔ یہ امر ناگزیر ہے کہ ہر مسلمان مسئلہ فلسطین کو اپنے ایمان کا تقاضا سمجھتے ہوئے دامے، درمے، سخنے قدم بڑھائے۔ کیوں کہ اگر آج بھی ہم نے دجال کی ذریت کو نکیل ڈالنے کے لیے فکرمندی، حوصلہ مندی اور دانش مندی سے کام نہ لیا تو کل بدی کے سب سے بڑے ہرکارے ''دجال اعظم'' سے ایمان بچانا ہمارے لیے مشکل تر ہوجائے گا۔ جس کی آمد کی راہ ہموار کرنے کیلئے دبے قدموں صہیونی پالیسی ساز راستے کے ''پتھر'' چن رہے ہیں۔ جس کے قصر صدارت کو سجانے کے لیے آج خاکم بدہن قبلہ اول کو ڈھانے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ کون ہے جو وقت کی اس پکار پر لبیک کہنے کے لیے تیار ہے؟

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

اب قارئین ماہنامہ ''الحق'' فیس بک پر بھی ملاحظہ کرسکتے ہیں

facebook\Alhaq Akora Khattak